الحق ماہ جنوری کے اداریہ کو دیکھتے ہی ارادہ کر رہا تھا کہ تبریکی خط پیش خدمت کروں کیونکہ شاید پہلی دفعہ اس صراحت کے ساتھ دشمنانِ صحابہؓ کی خبر لی گئی ہے جسکی ضرورت بہت پہلے تھی، اللہ تعالیٰ آپکی قلم کو اور برکت عطا فرمائے۔ میں نے حکیم ظفر سیالکوٹی کو کتاب معاویہؓ لکھنے کیلئے کہا تھا کہ میرے نزدیک تمہاری نجات کے لئے یہی کافی ہے، اور یہی بات آج میں اپنے بھائی کو پیش کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں۔

(ظہور الحق، لاہور)

الحق شمارہ ماہ جمادی الثانی ۱۳۸۸ھ میں مولانا محمد جعفر صاحب پھلواری کے محولہ مضمون پر جناب مولانا محمد یوسف صاحب (ماموں کانجن) کا مضمون (رویت ہلال کی شرعی حیثیت) پڑھ کر ایک طرف مولانا محمد یوسف صاحب کی جانب سے رویت کے حقیقی، مجازی، قلبی بصری، جلی تفصیلات اور نقل کردہ احادیث کی شائع شدہ قسط، دوسری طرف مولانا محمد جعفر صاحب کی تحقیق و تفتیش کا حاصل کہ رویت کا معنی یہاں علم ہی سے لینا ضروری ہے۔ یہ تمام باتیں نظر سے گذریں۔

اس بارہ میں دخل دینے اور مزید کچھ لکھنے کی تو شاید ضرورت نہ ہو کیونکہ رویت ہلال کی متعلقہ احادیث کا اصل مقصد مولانا محمد یوسف صاحب نے واضح کر دیا ہے، جو نہایت ہی صاف اور پوری امت مسلمہ کا تسلیم کردہ فیصلہ ہے، اور اگر مولانا محمد جعفر صاحب کا یہی مقصد ہے جس کو مولانا محمد یوسف صاحب آن کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ (میری نظر سے ثقافت کا وہ شمارہ نہیں گذرا ہے) تو یہ صرف بے جا جسارت نہیں بلکہ نہایت پست اور خام و ناکام تحقیق و تجسس ہے، اور اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے جسکی باقاعدہ تنظیمی کارروائی اپنی متوازن رفتار سے جاری ہے اور اہل حق کا طائفہ ہمیشہ اس کے خلاف مصروف جہاد ہے۔ (کثرھم اللہ داعانھم) پھلواری صاحب کو کم از کم اس حدیث کے اس لفظ کو تو دیکھنا تھا۔ فان غم علیکم فاکملوا العدۃ ثلثین۔ اس لئے کہ اگر رویت کے معنی سر کی آنکھوں سے دیکھنا نہیں بلکہ چاند ہو جانے کا علم و یقین ہے تو پھر اس میں غمام و غبار کا کیا سوال ہو سکتا ہے، ظاہر ہے کہ گرد و غبار یا بادل، تو رویت بصری ہی پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، نہ کہ جدید سائنسی آلات کے ذریعہ حاصل ہونے والے علم و یقین پر۔

(مولانا لطافت الرحمان۔ بہاولپور)